بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۴ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ✦ ۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۷

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۳ ظہور/اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا بھی امتحان ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے

سو تم دلگیر نہ ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں

اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے ..... یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اُس کی طرف آ جاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

-• لاہور یکم اگست۔ حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ مدظلہا بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ نیم بیہوشی کی کیفیت طاری ہے آج پھر خون دیا گیا ہے۔ سانس کی حالت اور بلڈ پریشر نارمل ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی علالت اور درخواستِ دعا

-• لاہور یکم اگست۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے بارے میں استفسار کرنے پر امیر جماعت احمدیہ لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب نے بتایا کہ گزشتہ دو دن حضرت چوہدری صاحب کو متلی اور بے چینی کی تکلیف رہی جس کا طبیعت پر ایسا اثر تھا کہ پوچھنے پر فرمایا:

"جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا"

آج بفضلہ تعالیٰ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

-• راولپنڈی سے نسیم سعید صاحبہ یہ اطلاع دیتی ہیں کہ

مجھے نیویارک سے اطلاع ملی ہے کہ میرے بڑے بھائی سید برکات احمد صاحب کے مثانے کے کینسر کا مورخہ ۶ اگست کو نیویارک میں کینسر سنٹر میں اپریشن ہو گا جس کے نتیجہ میں مثانہ نکال کر پلاسٹک سرجری سے نیا مثانہ لگایا جائے گا۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۴ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۲ ظہور ۱۳۶۳ ہش

نماز کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے والی کیفیت

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے نماز کو ایک ایسی سواری سے تشبیہہ دی ہے جو انسان کو اس کے رب کے پاس پہنچا دیتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَرْکَبٌ یُّوْصِلُ الْعَبْدَ اِلٰی رَبِّ الْعِبَادِ فَیَصِلُ بِھَا اِلٰی مَقَامٍ لَّا یَصِلُ اِلَیْہِ عَلٰی ظَھَرَاتِ الْجِیَادِ۔ (اعجاز المسیح صفحہ ۱۶۲)

یعنی نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچا دیتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے انسان ایسے مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھ کر نہ پہنچ سکتا۔

سیدنا حضرت اقدس نے اس ارشاد میں نماز اس محویت کے عالم میں پڑھنے کی اہمیت پر زور دیا ہے کہ گویا انسان کو یوں محسوس ہو کہ نماز کی نیت کے باندھنے کے بعد وہ اس عالم سے نکل کر ایک اور ہی عالم میں جا پہنچا ہے یعنی یہ کہ اس دنیا سے اس کا تعلق منقطع ہو گیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں اس کے روبرو کھڑا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے دراصل اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث یہ ہے آپؐ نے فرمایا:۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ

(بخاری)

تم اللہ کی عبادت (اس خشوع وخضوع سے) کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ (حالت نصیب) نہ ہو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو تو تمہیں یہ یقین ضرور ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس حدیث میں کمال خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کی دو کیفیات بیان کی گئی ہیں۔ اوّل اور مقدم درجہ یہ ہے کہ نماز میں محویت کا یہ عالم ہونا چاہیئے کہ گویا تمہارا اس دنیا سے اس درجہ تعلق منقطع ہو چکا ہے کہ اب تم اللہ کے دربار میں اس کے روبرو کھڑے ہو اور تم اسے دیکھ رہے ہو۔ دوسرا درجہ ادائیگی نماز کا یہ ہے کہ اگر تمہاری حالت یہ نہیں کہ رؤیت باری کا شرف تمہیں نصیب ہو تو کم از کم تمہیں یہ احساس ضرور ہونا چاہیئے کہ تم خدا کے دربار میں حاضر ہو اور تمہارا پروردگار تمہیں دیکھ رہا ہے۔ سو گویا اگر کسی کو یہ حالت بھی میسر نہیں تو پھر اس کی نماز صحیح معنوں میں نماز کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ نماز کے لئے اتنا حضور قلب، اتنا خشوع وخضوع، اتنا تضرع وابتہال اور ان سب کا نچوڑ اتنی محویت ضروری ہے کہ دل اس یقین سے پُر ہو اور یہ بات میخ کی طرح دل میں گڑی ہوئی ہو کہ ہمارا پروردگار ہمیں دیکھ رہا ہے کہ ہم کس جذبہ اور نیت سے نماز کے کلمات اپنی زبان سے ادا کر رہے ہیں، وہ دل کی گہرائیوں سے اٹھ رہے ہیں یا محض اقرار باللسان تک ہی محدود ہیں؟

اس سے ظاہر ہے کہ نماز میں انقطاع کلّی ضروری ہے۔ اگر زبان سے تو انسان اللہ اکبر۔ سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے اور دل اس کا دنیا کے جھمیلوں میں پھنسا ہوا ہے اور دنیا کمانے کی فکر میں مستغرق ہے تو ایسی غفلت کی نماز جناب الٰہی میں مقبول نہیں ہوتی۔ کوشش بہرحال یہ ہونی چاہیئے کہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اور دنیا کے جھمیلوں سے تعلق رکھنے والے ہر قسم کے خیالات سے یکسر خالی ہو کر کمال درجہ حضور قلب، خشوع وخضوع، تضرع وابتہال اور غایت درجہ محویت کے عالم میں نماز ادا کی جائے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے نماز کے تعلق میں انقطاع الی اللہ اور محویت کو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری قرار دیا ہے کیونکہ محویت ہی نماز کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے کا موجب بنتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ثبات میسر نہیں آ سکتا۔ بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے تو وہ آ کر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔ پھر وہاں سے واپس آیا تو السلام علیکم کہہ کر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو چھلکوں سے کیا ہاتھ آ سکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے علت غائی حال ہی ہے۔ مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ وہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

نصرت باری تعالیٰ

بادل آفات ومصائب کے جو پھر چھائے ہیں
نصرتِ باری تعالیٰ کی خبر لائے ہیں

جب زمانہ کبھی محتاجِ نشاں ہوتا ہے
طور پر یارِ ازل جلوہ کناں ہوتا ہے

ہمدمو پالو غمِ دل کو، مگر یاد رہے
آپ کا چہرہ بشارت سے سدا شاد رہے

کام آئیگا یہ غم یار کی محفل میں ہمیں
وہ بٹھائے گا بصد پیار تہہِ دل میں ہمیں

مردِ مومن تو ہوا کرتا ہے اللہ کا ولی
غالب آتا نہیں غم اسکے تبسم پہ کبھی

دل اگر جلتا ہے دشنام سے جل جانے دو
کر لو کُندن اسے ہر میں نکل جانے دو

ہم کو دنیا نے چنا مشقِ ستم کی خاطر
یار نے ہم کو چنا اپنے کرم کی خاطر

تیز اور تند ہواؤں سے جو ٹکرائیں گے
اپنے معراج کو ہم جلد پہنچ جائیں گے

آج مہجور ہیں ہم کل سرِ منزل ہونگے
ساقیٔ ماہ جبیں رونقِ محفل ہونگے

ایک دن آئے گا جب ایک ہی امت ہوگی
اک خدا ایک نبیؐ ایک شریعت ہوگی

کیوں ہو شبیر بھلا فکرِ ہزیمت ہم کو
جب خدا نے ہے دیا وعدۂ نصرت ہم کو

— چوہدری شبیر احمد۔ ربوہ —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی سے محبت اور جھوٹ سے نفرت

محترمہ قمر النساء شمسہ صاحبہ۔ کراچی

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا ؛ قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

اللہ جل شانہٗ اپنی پاک اور کامل و اکمل کتاب قرآن کریم میں فرماتا ہے

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ"

یعنی اے تمام لوگو! سچوں اور راستبازوں میں شامل ہو جاؤ اور ہمیشہ ہر حالت میں سچائی کو اختیار کرو۔ جو انسان ہر موقع پر سچ بولتا ہے وہ معاشرہ میں بڑا بہادر، دلیر، جری، معتمد اور قابلِ احترام سمجھا جاتا ہے۔ اور تمام لوگ اس کے ساتھ عزت و تکریم سے پیش آتے ہیں اور اس کی باتوں کا اعتبار کرتے ہیں۔ کیونکہ سچ بولنے والا بہادر انسان بے دریغ اور لَوْمَۃَ لَائِمٍ سے بے خوف ہو کر جو بات واقع ہو چکی ہو وہ اصل صورت میں اور حقائق کو مدنظر رکھ کر بیان کر دیتا ہے۔

سچائی کی تلقین

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ

(النساء ۱۳۶)

کہ اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمہارے اپنے خلاف یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔ اور حقیقی مومنوں کی یہ علامت ہے کہ وہ ہمیشہ سچی گواہی دیتے ہیں خواہ ان کی گواہی ان کی اپنی ذات اور ان کے والدین اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑتی ہو وہ اپنی ذات اپنے والدین اپنے بیٹوں اپنے رشتہ داروں اور مال و دولت کو خواہ کتنا ہی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو وہ سچ بولتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ

کہ جو شخص سچی گواہی کو چھپاتا ہے اس کا دل گنہگار ہوتا ہے۔

گویا وہ انسان جو گواہی طلب کرنے پر سچی گواہی نہیں دیتا وہ گناہ گار ہے اور سزا کا مستحق ہے اور یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کسی واقع کے متعلق جب تک عدالت کی طرف سے گواہی طلب نہ کی جائے خود گواہی نہیں دینی چاہیے۔ اور جب عدالت گواہی کے لیے طلب کرے تو پھر مومن کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ قرآنی حکم کے مطابق شہادت کو نہ چھپائے اور حق بات کے کہنے سے گریز نہ کرے۔ بلکہ ایسی گواہی دے جو حق بات پر مبنی ہو اور اس میں جھوٹ کی ملونی نہ ہو۔ اور سچی گواہی دنیا تو ثواب اور خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے سچی گواہی دینے والا اللہ تعالیٰ کے حضور بھی بلند رتبہ اور بلند مقام پاتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بھی قابلِ عزت ٹھہرتا ہے

قرآن مجید میں جھوٹ کی مذمت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

اَلَاۤ اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ

سنو! یقیناً جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اور جھوٹا شخص کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا لعنت کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ انسان واقعہ کے خلاف بات بیان کر کے ایک تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت و شفقت سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرے جھوٹا انسان لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور بے عزت اور حقیر ہو کر رہ جاتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج ۳۲)

یعنی اے مومن لوگو! تم بتوں کی پوجا کرنے سے بچو یہ گندی چیز ہے اور جھوٹی بات کہنے سے ہمیشہ باز رہو۔ گویا جھوٹ بولنا بتوں کی پوجا کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ ایک طرح کا شرک کرتا ہے لوگوں سے ڈرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا اور مشرک کبھی خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

اور جو شخص خواہ کسی وجہ سے ہو سچائی اختیار نہیں کرتا بلکہ جھوٹ بولتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے۔ اور دنیا کے اسباب پر گرتا ہے اور ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ وہ دین کی بھلائی سے محروم رہتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچائی سے انسان کا دل مطمئن رہتا ہے۔ اور جھوٹ سے انسان کا دل مضطرب اور گھبراہٹ میں مبتلا رہتا ہے۔ اور فرمایا کہ جتنا آدمی سچا ہوگا وہ اتنی ہی سچی خوابیں بھی دیکھتا ہے۔

احادیث میں جھوٹ کی مذمت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کون کون سے ہوتے ہیں اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر گناہوں کو بیان کر کے فرمایا جھوٹی قسم کھانا بھی بڑا گناہ ہے اور فرمایا

اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ — اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

(متفق علیہ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے جوش کے ساتھ یہ کلمات دہراتے ہوئے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور یہ کلمات بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ چاہا کہ کاش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ قول نہ دہرائیں کیونکہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف ہو رہی ہے اور میں یہ بات بالکل اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے اور یہ کہ میں آئندہ کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔ نہ خلافِ واقعہ بات کہوں گا بلکہ ہمیشہ سچ ہی اختیار کروں گا۔ خواہ مجھے کتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں کئی قسم کے گناہ کرتا ہوں۔ آپؐ مجھے ان سے بچنے کی کوئی راہ اور ترکیب بتائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

هَلْ تُعَاهِدُنِیْ عَلٰی تَرْكِ الْكَذِبِ۔

کیا تو میرے ساتھ عہد کرتا ہے کہ تو جھوٹ ہمیشہ کے لیے ترک کر دے گا اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹ ترک کرنے کا عہد کر لیا وہ آدمی واپس جاتے ہوئے کہنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھ سے بڑی آسان چیز (جھوٹ) چھوڑنے کا عہد لیا ہے۔ اور میں تو بڑی آسانی کے ساتھ جھوٹ چھوڑ سکتا ہوں۔ چنانچہ جب وہ شخص رات چوری کرنے کے لیے نکلا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں نے چوری کر لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو ان کے جواب میں اگر میں نے آپؐ کے سامنے اقرار کر لیا۔ تو چوری کی مجھ پر حد لگے گی اور میرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور اگر جھوٹ بولا تو اپنی عہد شکنی کروں گا۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ ترک کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ شخص چوری سے باز آ گیا۔ اسی طرح دوسرے گناہوں کے ارتکاب کے وقت بھی اسے یہی خیال آیا۔ اور اس طرح وہ ایک گناہ جھوٹ ترک کرنے کی وجہ سے دیگر تمام گناہوں سے بچ گیا۔ اور وہ شخص بڑا نیک اور ولی اللہ بن گیا۔

سچائی کے متعلق آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ

سچائی کے متعلق سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

بعثت نبویؐ سے قبل عرب و عجم کے لوگ جھوٹ بدکاری ظلم و ستم شرک جیسے مختلف گناہوں کے شکار تھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اور نبی بنا کر بھیجا۔ آپؐ ابتدا میں مخالفت کی وجہ سے خفیہ طور پر دینِ حق کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا کہ کھلے اور ظاہری طور پر لوگوں کو وعظ و تبلیغ اور تلقین کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنے کے لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ صفا پر چڑھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام قبائل کا نام لے لے کر ان کو اپنے پاس بلایا اور جب لوگ جمع ہو گئے تو ان سے دریافت فرمایا کہ اے لوگو! بتاؤ اگر تمہیں میں یہ کہوں کہ اس طرف سے ایک بہت بڑا لشکر تم پر حملہ کرنے آیا ہے۔ تو کیا تم میری بات پر یقین کرو گے۔ تو سب لوگوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا کہ ہاں ہم آپ کی بات پر یقین کریں گے۔ کیونکہ آپ ہم میں صدوق یعنی بہت ہی سچ بولنے والے اور امین یعنی امانت دار شخص مشہور ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں خدا کی طرف سے تمہاری طرف رسول اور نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا خالق و مالک رازق رب العالمین ہے۔ تم اس پر ایمان لاؤ اور اسی کی عبادت کرو۔ اور بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ باہم محبت سے رہو۔ تم سب قیامت کے دن اپنے اعمال کے متعلق پوچھے جاؤ گے۔ چنانچہ سب لوگ آپ کی بات سن کر آپ کو جھٹلاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور راستبازی کی وجہ سے قریش کے رئیس ابوجہل نے کہا کہ ہم تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ پیغام جو تو ہماری طرف لے کر آیا ہے ہم اسے جھٹلاتے ہیں۔ یعنی ہم تو ۳۶۰ بتوں کو چھوڑ کر ایک خدا پر ایمان نہیں لا سکتے جو ہمیں نظر نہیں آتا اور یہ کہ ہم اپنے آباء کے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعویٰ سے پہلے اور دعویٰ کے بعد بھی ہمیشہ سچ کو ہی اختیار کیا۔ اور کبھی جھوٹ نہ بولا۔ تبھی دشمنوں نے بھی گواہی دی کہ ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ تیری تعلیم کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو ہماری طرف لے کر آیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

(یونس)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے تم میں بہت لمبی عمر یعنی چالیس سال بسر کی ہے۔ تم میرے بچپن اور جوانی کے حالات اور واقعات اور اخلاق و معاملات اور عادات کو خوب جانتے ہو کہ میں نے کبھی کسی انسان پر جھوٹ اور افترا نہیں کیا۔ تو آج میں کیسے اللہ جل شانہٗ پر افترا کر سکتا ہوں اور میں کیسے جھوٹ کہہ دوں کہ خدا نے تمہاری طرف مجھے رسول اور نذیر بنا کر بھیجا ہے حالانکہ نہ بھیجا ہو۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ میں تو تمہیں وہی سچی بات کہتا ہوں جس کے کہنے کا خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ میں اپنی طرف سے بناوٹ اور جھوٹ سے خلافِ واقعہ کوئی بات نہیں کہتا وہی کہتا ہوں جس کی مجھے وحی کی جاتی ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری تعلیم ہی سچائی اور راستبازی اور صداقت پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل کیا اس میں بھی ہر قسم کی سچائی، نور اور ہدایت موجود ہے اور کوئی بات شک و شبہ کی نہیں ہے اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ

(بقرہ:۱)

کہ یہ وہ کامل و اکمل کتاب ہے کہ اس میں ذرہ بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس میں سچائی ہی سچائی ہے کوئی بات جھوٹ اور فریب اور دھوکہ نہیں پھر باوجود اس کے کہ تمام مخالف لوگوں کو قرآن مجید کی ایک سورت کے مقابلہ میں اپنی طرف سے کوئی سورت پیش کرنے کا چیلنج دیا گیا ہے مگر آج تک کوئی بھی شخص اس چیلنج کو قبول نہ کر سکا اور کسی کو بھی اس کے مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکی اور نہ ہی کسی شخص میں ایسی علمیت قابلیت اور استعداد ہے۔

آنحضرتؐ کی سچائی کے متعلق مخالف کی گواہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک واقعہ حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ جب قیصر روم یعنی روم کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شدید مخالف ابوسفیان سے کئی باتوں کے علاوہ یہ امر دریافت کیا کہ وہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو تم میں آیا ہے۔ کبھی اس نے جھوٹ بولا ہے یا وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے تو ابوسفیان نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ اس نے پہلے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اب معاہدہ حدیبیہ ہوا ہے اس کے متعلق پتہ نہیں کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ بعد میں ابوسفیان نے کہا کہ یہی ایک بات شک کی تھی جو میں کہہ سکتا تھا۔ گویا آپ کا جانی دشمن بھی آپ کے سچا اور راستباز ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ اور آپ پر کوئی جھوٹ منسوب نہیں کر سکتا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچائی کے اعلیٰ خلق کے لحاظ سے ایسے بلند مینار پر قائم تھے۔ کہ قیامت تک اس سے نورِ ہدایت اور روشنی حاصل کی جاتی رہے گی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سچائی کا عظیم واقعہ

اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشق صادق سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی حیاتِ مقدسہ میں سے ایک واقعہ آپ کی سچائی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ جبکہ حضور کو اپنی عزت اور مال کو نقصان کا اندیشہ تھا۔ حضرت اقدس نے سچائی اختیار کی۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے (دین حق) کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں (دین حق) کی تائید اور دوسرے مذہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لیے تاکید بھی تھی۔ اس لیے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لیے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا۔ جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی۔ اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رُو سے پانسو روپے جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی اطلاع ہو۔ دُنیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لیے بھیجا ہے اور میں نے اُسے مچھلی کی طرح مل کر واپس بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اسبات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام میں آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لیے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں۔ اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائے گی ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اس دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاک خانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔

اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے [illegible] لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا۔ اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لیے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی کج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر یک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کے سب باتوں کو رد کر دیتا تھا انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام نجارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لیے رخصت۔ یہ سنکر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے خواب میں دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لیے ہاتھ مارا میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۷۵ تا ۲۷۷)

اسی طرح حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اگر آپ طالب حق بن کر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت انگریزی عدالتوں میں میری جان اور عزت ایسے خطرہ میں پڑ گئی کہ بجز استعمال کذب اور کوئی صلاح کسی وکیل نے مجھ کو نہ دی لیکن اللہ

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"رد الثواب کے تیر"

بشارت احمد ناصر
جامعہ احمدیہ ربوہ

مومنین کی جماعتوں کو جو دنیا کی نظروں میں بے بضاعت ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی مادی وسائل نہیں ہوتے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا عظیم الشان ہتھیار دیا ہے جس کے مقابل پر سب ہتھیار ہیچ ہیں اور ان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ وہ دعا کا ہتھیار ہے جو مومنین کی جماعت کو عطا کیا جاتا ہے

دعا کی حقیقت

عربی زبان میں دعا کے معنی طلب کرنے کے ہوتے ہیں۔ جب اس کے ساتھ لام کا صلہ لگائیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں کہ اس نے اس کے لئے دعا کی۔ دعا ... اس نے اس کے حق میں دعا کی۔ جب دعا کے ساتھ علیٰ کا صلہ لگائیں جیسے دعا علیہ تو اس سے مراد ہوگی ا... اس کے خلاف دعا کی۔ ہمارا مقصود دعا لہ ہے۔

دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا پتہ لگتا ہے اور دعا ہی عبادت کا مغز ہے۔ قرآن مجید کی ابتدا اور انتہا اسی پر ہوئی ہے۔ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔ دعا فتح کا ہتھیار ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔

"دعا ایک ایسا شیریں چشمہ ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔"

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ۔

"دعا نہ بانی بک بک کا نام نہیں بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ اس سے دل خوف خدا سے بھر جاتا ہے۔ اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور قادر و مقتدر خدا سے طاقت اور مغفرت چاہتی ہے یہ انتہائی حالت ہے دعا کی۔"

دعا کیوں کی جاتی ہے؟

دعا ایک تو اس لئے کی جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت و محبت کے حصول کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ دوسرے اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اور ہر برائی سے بچنے اور ہر نیکی کو پانے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ تیسرے پیش آنے والے ابتلاؤں اور مصائب سے بچنے اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے اور الٰہی دین کے غلبہ و نصرت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

جب دشمن سے سامنا ہوتا ہے تو پھر دعا کے ہتھیار کا استعمال بکثرت ہوتا ہے اور اس سے ابتلاؤں اور مصائب کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔

ابتلاء کی حکمت

مومنوں پر ابتلاء آیا ہی کرتے ہیں اور یہ ایک ایسی سنت اللہ ہے کہ جو کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ گویا مومن پر ابتلاء کا نہ آنا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اگر ایمان کے بعد ابتلاء کی بجائے آسائش کی زندگی آجاوے تو ایمان میں کمزوری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ابتلاء ہی تو وہ معیار اور کسوٹی ہے جس سے صادق اور کاذب میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ حقیقی مومنوں اور ان کے مخالفین کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بتیس دانتوں میں ایک زبان۔

قبولیت دعا کے نظارے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار سے پہلی جنگ بدر کے مقام پر لڑی گئی اور ظاہرًا و مکانًا جسے جنگ بدر کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ غزوۂ احزاب میں دعا کے تیروں سے لڑی جا چکی تھی اور بدر کے میدان میں خیمہ کے اندر انتہائی بے بسی کی حالت میں "اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض" کی دردناک پکار سے دشمن حق کو شکست دی جا چکی تھی۔ ورنہ ظاہری تعداد اور سامان کے لحاظ سے تو صحابہؓ ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہی کا اثر تھا۔ کہ وحشی صفت انسان پھر انسان بنے بلکہ خدا انسان اور باخدا سے خدا نما انسان بنا دیا۔ پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور فرش پر بیٹھنے والے عرش پر بیٹھ گئے اور جو کچھ ناممکن نظر آتا تھا وہ سب کچھ ہو گیا۔ ایک کچی اینٹوں سے بنا ہوا خدا کا گھر جس کے غازی کیچڑ سے لت پت ہو جاتے وہ دعائیں کرتے اور خدا سے مدد مانگتے۔ خدا نے ان کی دعاؤں کو سنا۔ نبوت، تخت اور دنیا کی چند کمزور اور بے بس قوموں کا گروہ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کا مالک بن جاتا ہے اور شام اور یمن کے محلات کا وارث بن جاتا ہے۔ کیونکہ ایسا ہوا؟ یہ دعا ہی کا نتیجہ تھا۔ دعا ہی کا پھل تھا جو انہوں نے کھایا۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ایک طالب علم عبدالکریم نامی کو ایک باؤلے کتے نے کاٹ لیا۔ بہت علاج کرایا گیا مگر بے سود۔ آخر کسولی سے تار آیا کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ

"SORRY NOTHING CAN BE DONE FOR ABDUL KAREEM."

کہ عبدالکریم کے لئے اب کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ انسانی حربے ٹوٹ چکے تھے۔ تب اس وقت مرد خدا نے خدا کے حضور عبدالکریم کے لئے دعا کی اور وہ جو ناممکن امر تھا ممکن میں بدل گیا۔ اور جس کے بارے میں ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا تھا وہ دعا کے نتیجہ ہی میں صحتیاب ہوا۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب انڈونیشیا میں مربی تھے۔ جس محلے میں رہتے تھے۔ اس کے مکان لکڑیوں کے بنے ہوئے تھے۔ ایک دن ایک طرف سے آگ لگ گئی۔ لوگوں نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا اور لطف یہ ہے کہ آگ کا رخ بھی حضرت مولوی صاحب کے مکان کی طرف تھا۔ حضرت مولوی صاحب سو تو نہیں رہے تھے آپ تو دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مصروف تھے۔ تمام محلہ والے اور احباب جماعت کو علم ہوا تو بھاگے بھاگے آئے اور باہر تشریف لے جانے کی درخواست کی لیکن قبول نہ کی۔ بہت منتیں کیں وہاں کے احمدیوں نے کہ خدارا باہر آجاویں آگ قریب پہنچ چکی ہے۔ آپ نے فرمایا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور بڑے جوش سے فرمایا۔ میں تو اس آقا کا غلام ہوں جس نے کہا تھا کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔"

چنانچہ آگ مکان کے قریب پہنچی تو اتنے زور سے موسلا دھار بارش برسی کہ آگ کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ یہ تھا دعا کا اثر۔

کہتے ہیں ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے لئے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور پوچھا کہ تو ایک بے سروسامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح (تہجد) کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

دعا کا طریق اور قبولیت دعا کا راز

ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ دعا کا طریق میں تمہیں بتاتا ہوں اور اس کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا وہ یہ ہے کہ جب دعا کرو تو پہلے خدا تعالیٰ کی خوب حمد کرو پھر مجھ پر بکثرت درود بھیجو اس کے بعد جو دعا کرو گے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ یہ طریق قرآن کریم میں بھی موجود ہے فرماتا ہے

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اس لئے ضروری ہے کہ خدا کے مقدس رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت کی جائے کہ خدا اس قدر رجوع برحمت ہو کہ وہ ہماری دعائیں سنے اور ضروریات پوری کرے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ

"دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا۔ اور رات دن عیش میں مصروف رہتا تھا۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا۔ وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی۔ اور اس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی۔ یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دعا سنے اور تمہیں تمہاری مراد عطا کرے ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آ ہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم استقامت کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے دعاؤں کے ذریعہ خدا کے محبوب بندوں میں شامل ہو جائیں

يَا حَفِيْظُ يَا عَزِيْزُ يَا رَفِيْقُ!
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ۔

شعبہ صنعت و تجارت اطفال

اس شعبہ کے تحت اگر کسی مجلس نے ابھی تک صنعتی نمائش منعقد نہیں کی تو اس آخری سہ ماہی میں لازماً منعقد کریں اور معیاری اشیاء کو سالانہ مرکزی نمائش کے لئے محفوظ کریں۔

(سیکرٹری صنعت و تجارت
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

میرے پیارے والد محترم سردار احمد خان صاحب مرحوم

(بشریٰ رحمٰن۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

والد صاحب آپ ماسٹر عبدالعزیز نوشہروی کے چھوٹے صاحبزادے تھے آپ ابھی شیر خوار ہی تھے کہ دادا جان نے آپ کا انگوٹھا لگا کر بیعت کا خط حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کو بھجوایا تھا۔ آپ محکمہ پوسٹ آفس میں پوسٹ ماسٹر تھے اور اپنی سروس کے پینتیس سال صوبہ سرحد میں گذارے۔ سروس کے دوران لوگ آپ کو بابو جی کہہ کر پکارتے اور یوں گھر اور باہر سب میں آپ بابو جی کے نام سے ہی موسوم ہو گئے۔

آپ نمازی دعاگو مخلص اور تہجد گذار انسان تھے۔ سلسلہ سے گہری محبت تھی اسی وجہ سے خود اکیلے رہے اور بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان رکھا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے جب تعلیمی انعاموں کا اعلان فرمایا تو آپ نے بھی ایک تحریر لکھ کر مجھے دی کہ اپنے بہن بھائیوں کے سب بچوں کو آگاہ کر دوں کہ فرسٹ آنے والے کو گھڑی انعام میں ملے گی۔ جب ہم چھوٹے تھے تو بھی بابو جی نے ہمارے لئے انعام مقرر کئے ہوئے تھے کہ جو بچہ نماز سنائے گا اُسے انعام جو ترجمہ سے سنائے اُسے ڈبل انعام پھر سورتیں یاد کرنے پر دعاؤں پر اور چاند نکلنے کی دعا غرض اسی طرح ہم انعام پاتے۔ جو بچہ صبح سب سے پہلے اٹھ کر نماز پڑھتا انعام پاتا اور یوں ان انعاموں نے ہماری حقیقی انعاموں کی جانب راہنمائی کی۔

آپ کو تعلیم کا بہت شوق تھا ہمیشہ کوشش کرتے کہ بچے لائق ہوں۔ نہ صرف اپنے بچے بلکہ جس بچہ کو فارغ دیکھتے پڑھانے لگتے۔ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے آپ سے انگلش کے کسی لفظ کا معنی پوچھا جو کہ اس وقت آپ کی سمجھ میں نہ آیا۔ آپ غور کرتے رہے اور دوسرے دن صبح کی نماز کے بعد اس کے گھر گئے اسے جگایا اور پھر معنے سمجھائے۔

خلق خدا کی بھلائی کے کام ہمیشہ آپ کے مدنظر رہتے۔ بے روزگاروں کو روزگار مہیا کرنا۔ بے آسرا بچوں کو پڑھانا۔ سروس دلوانا اور دور دراز تک فلاحی کاموں کے لئے سرگرداں رہتے آپ کے اپنے گاؤں میں بچیوں کا سلائی سکول، ڈسپنسری، لائبریری، پوسٹ آفس ٹیلی فون جیسی سب سہولتیں۔ آپ ہی کے مرہون منت ہیں۔ ٹیلیفون بند ہو گیا تو اپنی بیماری کے دوران مجھے ٹیلیفون کی درخواستیں بھجوا کر دوبارہ لگ جائے۔ اور آپ کی وفات والے دن جنازہ پڑا تھا کہ ٹیلی فون کی منظوری لے کر آدمی آیا۔

آپ نے نہایت سادہ طبیعت پائی تھی۔ شان و شوکت سے کچھ تعلق نہ تھا بہت سادہ لباس پہنتے۔ ایک مرتبہ سب بہن بھائیوں نے پیسے جمع کر کے ایزی چیئرز خرید لیں سوات سٹیٹ میں تو ہم سے سخت ناراض ہوئے کہ یہ ٹھاٹھ ہمیں زیب نہیں دیتے۔

ہم نے آپ کو لیٹے ہوئے شاذ و نادر ہی دیکھا تھا۔ امی جی کہتی تھیں لوہے کی لٹھ ہیں۔ رات دیر تک مطالعہ میں مصروف رہتے اور صبح آپ کے درود شریف پڑھنے کی آواز ہمارے اردگرد سے آتی کہ بچے نماز کے لئے جاگ جائیں۔

آپ پیدل بہت چلا کرتے اور بہت تیز چلتے تھے لاہور میں ہمیں آپ کے بیمار ہو جانے کی اطلاع ملی۔ میں اور میرا چھوٹا بھائی وسیم احمد لینے کے لئے نوشہرہ پہنچے آپ حسب معمول باغ کے کاموں میں مصروف تھے۔ کار کو دیکھتے ہی آواز دی وسیم احمد آیا ہے۔ کوٹھی سے باہر چارپائی پر بیٹھ گئے میں نے مل کر کہا آپ یہاں آرام نہیں کرتے اس لئے آپ کو لینے آئے ہیں۔ کہنے لگے میرے یہاں پر بہت کام ہیں۔ ہمارے ساتھ آنے پر رضامند نہ تھے۔ لاہور آنے سے بہت گھبراتے تھے۔ میں نے نہایت پیار سے اور علاج کی خاطر کہا "بابو جی اسی توانوں چک کے لے جانا اے" پھر خاموش ہو گئے ایک ماہ کے لگ بھگ ہمارے پاس رہے آخری تین دنوں میں نقاہت زیادہ غالب آ گئی اور یوں بابو جی جو لوہے کی لٹھ تھے اور جنہیں میں چک کر لائی تھی اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

بے اختیار اُس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اُس پر طاری ہو جاتا ہے تو اُس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرّہ ذرّہ اُس کا خادم بن جاتا ہے۔"

(البدر جلد ۳ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۴ء)

اس سے ظاہر ہے کہ اگر نماز میں کامل انقطاع اور محویت نہیں اور یہ یقین حاصل نہیں کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو ایسی نماز نماز کہلانے کی مستحق نہیں۔ نماز کو قبولیت کے درجہ پر پہنچانے والی کیفیت کامل انقطاع اور محویت سے عبارت ہوتی ہے۔

جماعت کیلئے وصیت

اور اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے۔ اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر لیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرا کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی عملاً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین) کے لیے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے لیے (دین) کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف (مومن) نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے (دین) کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دینی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لیے کچھ جوش نہیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۸ طبع اوّل)

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی چوہدری فضل الرحمٰن صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے چوہدری صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی میں مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران حلقہ لیاقت آباد کے سیکرٹری مال اور پریذیڈنٹ کی حیثیت سے آپ کی خدمات نمایاں رہیں۔ احباب جماعت سے چندہ جات کی وصولی کے لئے بڑی محنت کرتے اور بعض احباب کے پاس کئی کئی بار جاتے اور کبھی اس محنت شاقہ سے دل گرفتہ نہ ہوتے اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ بھی اگر کوئی خدمت سپرد کی جاتی تو بڑی ذمہ داری کے احساس سے سرانجام دیتے۔ اگر حلقہ کا کوئی عہدہ دار اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہوتا تو خود اس کا کام کر دیتے اور نہ تو اس وجہ سے خود بار خاطر محسوس کرتے اور نہ اس عہدہ دار کی شکایت کرتے۔ کچھ عرصہ سے نقل مکانی کر کے حلقہ گلشن اقبال میں سکونت اختیار کر چکے تھے۔ اس اثناء میں اگرچہ دل کی تکلیف کے عارضہ میں مبتلا ہو چکے تھے تاہم سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے بلکہ چندہ جات کی وصولی کے لئے بغیر کسی ڈیوٹی کے از خود کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں خدمت خلق کا بھی بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ اڑوس پڑوس میں جس کسی کو ضرورت ہوتی چوہدری صاحب مرحوم اس کی خدمت کے لئے حاضر ہو جاتے۔ یہی وجہ تھی کہ مرحوم بڑے ہر دلعزیز تھے۔ چنانچہ ان کی وفات پر غیر از جماعت احباب نے بھی بڑا صدمہ محسوس کیا اور ان کی تجہیز و تکفین اور جنازہ میں شامل ہوئے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم چوہدری صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(منجانب اراکین جماعت احمدیہ کراچی)

(بقیہ صفحہ ۴)

جلشانہٗ کی توفیق سے میں سچ کے لیے جان اور عزت سے دست بردار ہو گیا اور بسا اوقات مالی مقدمات میں محض سچ کے لیے میں نے بڑے بڑے نقصان اٹھائے اور بسا اوقات محض خدا تعالیٰ کے خوف سے اپنے والد اور اپنے بھائی کے برخلاف گواہی دی اور سچ کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس گاؤں میں اور نیز بٹالہ میں بھی میری ایک عمر گزر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے کہ کبھی میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ پھر جب میں نے محض للہ انسانوں پر جھوٹ بولنا ابتداء سے متروک رکھا اور بارہا اپنی جان اور مال کو صدق پر قربان کیا تو پھر کیوں خدا تعالیٰ پر کیوں جھوٹ بولتا؟

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶۷ تا ۲۶۸)

حضور اقدس فرماتے ہیں: ؎

پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں پھر سچے ہو دیں شرمسار

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی سچ بولنے کی توفیق بخشے اور ہمیشہ کذب بیانی سے بچائے اور اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

اطفال بھائیو

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں ان بچوں سے جو ٹوپی نہیں پہنتے کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی تہذیب کو کیوں اپناتے ہیں وہ احمدی بچے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ احمدیت نے دنیا کو ایک نئی تہذیب دینی ہے اور اس تہذیب میں یہ بات داخل ہے کہ ہم اپنے سر ڈھانپ کر رکھیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ جسم میں خارش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بیماری شدت اختیار کر رہی ہے علاج بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(ولی محمد (سیکرٹری مال) احمد نگر)

ولادت

(۱) میری ہمشیرہ مسعودہ صاحبہ اہلیہ شہزاد احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے ۱۶ر اپریل کو اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام عمار احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود قریشی محمد رفیق صاحب کا پوتا اور قریشی محمد لطیف الکیمسٹس کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیق عمران۔ الکیمسٹس گول بازار۔ ربوہ)

(۲) میرے لڑکے عزیزم محمد اکرام کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ تین بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے جو خاکسار کا پہلا پوتا ہے۔ بچے کا نام حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ازراہ شفقت "انعام الرحمان" تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرماوے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین!

(محمد ابراہیم دیالگڑھی دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۳) میری بچی عزیزہ رحمت رحمٰن اقبال بیگم اور میرے بھتیجے عبدالسمیع خان کو اللہ تعالیٰ نے ۹ر جولائی کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ بچی کو صحت والی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین!

(عبدالرحمٰن خان۔ ایکینٹ الفضل کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کی پیشکش

۱۔ مکرم شیخ میاں محمود احمد صاحب بشیر معہ اہل و عیال صدر جھنگ	۱۰۰۰/-
۲۔ " الحاج محمد عبداللہ صاحب پنشنر "	۱۰۰۰/-
۳۔ " رانا محمد اکرم صاحب معہ پسر امجد خان صاحب "	۱۰۰۰/-
۴۔ " چوہدری نثار احمد صاحب "	۱۱۰۰/-
۵۔ " ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مظہر احمد نگر۔ ضلع جھنگ	۵۰۰۰/-
۶۔ " مہر جمیل احمد صاحب " "	۱۱۰۵/-
۷۔ " چوہدری فضل احمد صاحب معہ اہل و عیال عثمان والا "	۱۳۲۵/-
۸۔ " منیر احمد صاحب ناصر " "	۱۱۱۰/-
۹۔ " رائے غلام عباس صاحب عنایت پور بھٹیاں "	۱۰۰۰/-
۱۰۔ مکرمہ کلثوم صاحبہ زوجہ رائے محمد شفیع صاحب " "	۱۰۰۰/-
۱۱۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مجاہد گڑھ موڑ "	۱۰۰۰/-
۱۲۔ " " محمد احمد صاحب چک ۱۰۰ ج ۳ "	۱۰۰۰/-
۱۳۔ " ڈاکٹر محمد زاہد صاحب میانوالی شہر ضلع میانوالی	۱۰۰۰/-
۱۴۔ " چوہدری نثار احمد صاحب "	۱۰۰۹/-
۱۵۔ " نصیر احمد صاحب جاوید "	۱۲۰۰/-
۱۶۔ " افتخار احمد صاحب سکندر آباد "	۱۰۴۵/-
۱۷۔ " ملک محمد صادق صاحب چک ۶۲ شرقی ضلع فیصل آباد	۱۲۷۰/-
۱۸۔ " شیخ سعید احمد صاحب اوورسیر چک ۲۱۹ گٹہ انگھ "	۱۰۲۰/-
۱۹۔ " چوہدری رشید احمد صاحب معہ برادران چک ۲۷۹ گوکھووال ضلع فیصل آباد	۱۰۰۰/-
۲۰۔ " " پیدا نشن اللہ صاحب، وحید اللہ صاحب، محمد اسلم صاحب چک ۵۶۵ ضلع فیصل آباد	۱۲۵۰/-
۲۱۔ " راؤ محمد اکبر خان صاحب چک ۵۹۱ ج گنگا پور "	۱۲۳۳/-
۲۲۔ میجر محمود احمد صاحب سرگودھا شہر۔ ضلع سرگودھا	۳۱۰۰/-
۲۳۔ " ڈاکٹر میجر عبدالغفور صاحب زاہد "	۲۱۸۰/-
۲۴۔ " میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ "	۱۶۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ر اگست کو ہوگا

① امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ر اگست طبی معائنہ ۲۸ر اگست اور انٹرویو ۲۹ر اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔

② جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

③ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

امریکی وظائف برائے غیر ملکی طلباء

امریکن سکالرشپس کلچر سنٹر ایسے وظائف کے لئے درخواست فارم وصول کر رہا ہے جو امریکی یونیورسٹیوں، کالجوں اور اداروں کی جانب سے دیئے جاتے ہیں۔ یہ وظائف گریجوایٹس اور انڈر گریجوایٹس کے لئے دستیاب ہیں۔ اہم مضامین یہ ہیں:۔

میڈیسن، سائنس، انجینئرنگ۔ ایگریکلچر، بزنس، لاء، آرٹس، اکنامکس،

درخواست دینے اور درخواست فارم و مزید معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے اپنا نام اور پتہ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

AMERICAN SCHOLARSHIPS CULTURE CENTRE
P.O. Box 23931, SAN JOSE
CALIFORNIA 95153 (U.S.A.)

تمام خط و کتابت صاف اور واضح انگریزی زبان میں لکھی جائے۔

(بحوالہ روزنامہ "نوائے وقت" ۱۵ر جولائی ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا حقیقت میں مذہب کی جان اس کا خلاصہ اور اس کی روح ہے

جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرہ خدا کے جلال کا شاہد ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایات کا لطف اٹھا رہی ہو،

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہ دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی۔ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکساری کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرہ دعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں رہا ہوتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔ جب تم دعا کرو تو تمہارا ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو۔ تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشق الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّٰی پر بیٹھ کر دعائیں کرے۔ بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اس کی روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے ساری دنیا کے لئے طلبگار رحمت ہو رہی ہوتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۸۹)

شریعت کورٹ کی کارروائی

کورٹ نے ۱۴ ویں روز بھی سماعت جاری رکھی

—• لاہور یکم اگست۔ شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ نے جو مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا غلام علی، مسٹر جسٹس مولانا عبد القدوس قاسمی پر مشتمل ہے آج لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں ۱۴ ویں روز بھی مجیب الرحمٰن صاحب اور تین دوسرے افراد اور کیپٹن ریٹائرڈ عبد الواجد صاحب آف نیو ہوری گروپ کی طرف سے دائر کی گئی ایک درخواست کی سماعت جاری رکھی جس میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں عبارتی آرڈی نینس کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ قرآن اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے جو شریعت پٹیشن ۱۷/۸۴ ۱۹۸۴ء کے درخواست گزاروں میں سے ایک ہیں آج ۱۰½ بجے تک اپنے دلائل جاری رکھے۔ ان کے بعد ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی جیورس ایڈووکیٹ نے وفاقی حکومت کی طرف سے ۱½ بجے تک دلائل دیئے ان کی معاونت حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ نے کی۔ مختلف مکاتیب فکر کے اہم علماء اور نمایاں وکلاء کی ایک بڑی تعداد سماعت کے دوران کمرۂ عدالت میں موجود رہی۔

ہر بیان سلسلہ و معلمین توجہ فرمائیں

ایک بار پھر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مڈل کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لیکن گزشتہ سال ۱۹۸۳ء کی نسبت اس سال ابھی تک بہت کم درخواستیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے موصول ہوئی ہیں اور زیادہ سے بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

گزشتہ سال ۱۹۸۳ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ پاکستانی طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ ہر سال سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اس سال اس سے زیادہ داخل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امید ہے آپ ازراہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس ذہین ہونہار دین کی خدمت کا شغف رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵٪) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان)

لقیہ احباب جماعت سے

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے عاجلہ صحت کاملہ و مقبول اور فعال خدمت دین والی زندگی عنایت فرمائے۔ دین و دنیا کی خوشیوں اور انعاموں سے نوازے۔

—• مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری آجکل بیمار ہیں اور لاہور میں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

—• میرے بڑے لڑکے عزیز سلطان احمد سلمہ کا مورخہ ۳۱/۷/۸۴ بروز منگل سول ہسپتال فیصل آباد میں گلے کا اپریشن ہوا ہے کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے عزیزم کی صحت کاملہ کے لئے نیز اپریشن کے بعد کی بیچارگی سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید فاضل واقف زندگی دفتر وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ، فون: 558

fly the British way

We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493

British airways

AL-MAHMUD

AQSA ROAD, RABWAH.